(1962_1_909_916)

12اپریل1961

ازعدالت الاعظمیٰ

عبدالغفور

بنام

ریاست میسور

(پی بی گجیندرگڈکر، اے کے سرکار، کے این وانچو، کے سی داس گپتا اور این راجا گوپالا آیانگر، جسٹسز)

موٹرٹرانسپورٹ۔اسکیم شائع اورمنظور شدہ۔اجازت نامے۔ریاستی ٹرانسپورٹ ادارے کے ذریعہ درخواست۔درخواست کی اشاعت اور دیگرٹرانسپورٹ خدمات کے ذریعہ نمائندگی کرنے کی تاریخ کا نوٹس، اگرضروری ہوتو۔موٹروہیکل ایکٹ، 1939(IV آف 1939)، دفعات 68-C،68-F (1) باب IV-A۔

میسورٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ کی طرف سے موٹروہیکلز ایکٹ 1939 کی دفعہ 68–سی کے تحت ایک اسکیم شائع ہونے اور ریاستی حکومت کی طرف سے منظور ہونے کے بعد اسٹیٹ ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ نے ایکٹ کی دفعہ 68–ایف (1) کے تحت اجازت نامے کے لیے علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو درخواستیں دیں لیکن اجازت نامے دیے جانے سے پہلے دوسرے مدعا علیہ نے تحریری تصدیق کے لیے درخواست دی جس میں علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو اجازت نامے کے لیے دوسرے مدعا علیہ کی درخواست سے نمٹنے سے منع کیا گیا جب تک کہ وہ باضابطہ طور پر شائع نہ ہو اور اسے نمائندگی کرنے کے لیے نوٹس نہ دیا جائے۔ان کی جانب سے دلیل یہ تھی کہ درخواستیں جمع کرانے کی تاریخ کے نوٹس کے ساتھ درخواستوں کی اشاعت ایکٹ کے دفعہ 57(3) باب IV کے تحت ضروری تھی اور وہ نوٹس کے حقدار تھے

کیونکہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے اجازت نامے کے لیے درخواستوں سے نمٹنے کے دوران نیم عدالتی صلاحیت میں کام کیا۔

یہ مانا گیا کہ جب دفعہ 68–سی کے تحت تیار اور شائع کی گئی اسکیم کو منظور کرلیا گیا ہے اور اسکیم کے مطابق اور مناسب طریقے سے درخواست دی گئی ہے جیسا کہ باب IV میں بیان کیا گیا ہے تو علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ذریعے مزید کچھ فیصلہ نہیں کیا جانا باقی ہے اور اس کے پاس اجازت نامے کی منظوری سے انکار کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ دفعہ 68–ایف (1) کے تحت زیر بحث معاملے کی نوعیت ایسی ہے جو دفعہ 57(3) کی دفعات کو راغب نہیں کرتی ہے جو علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی پر کچھ فرائض کا تعین کرتی ہے جب وہ اجازت نامے کے لیے درخواست پر غور کرتی ہے۔ دفعہ 57(3) کی دفعات کا دفعہ 68–ایف (1) کے ذریعے نمٹائے گئے معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سری نواس ریڈی بمقابلہ ریاست میسور، (1960) 2 ایس سی آر 130، حوالہ دیا گیا۔

دفعہ 68–ایف (1) کے تحت کارروائی کرتے وقت علاقائی ٹران اسپورٹس اتھارٹی کوئی نیم عدالتی کام نہیں کرتی اور مکمل طور پر وزارتی حیثیت سے کام کرتی ہے۔

اصل دائرہ اختیار : 1961 کی پٹیشن نمبر 109۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت تحریری درخواست۔

ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل آف انڈیا، بی آر ایل آئینگر اور کے پی بھٹ، درخواست گزار کی طرف سے۔

جواب دہندگان کے لیے اے وی وشوناتھ شاستری، آر گوپال کرشنن اور ٹی ایم سین۔

12 اپریل 1961 عدالت کا فیصلہ ذریعے دیا گیا تھا

جسٹس داس گپتا – درخواست گزار، جو شاہی موٹر سروس کا مالک ہے، ریاست میسور کے ضلع حسن میں ارچلی سے سروانا بیلگولا کے راستے پر کرائے پر موٹر بس چلاتا تھا۔ میسور ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ کی طرف سے 1939 کے موٹر وہیکلز ایکٹ کی دفعہ 68–سی کے تحت ایک اسکیم شائع ہونے کے بعد، درخواست گزار نے متاثرہ افراد میں سے ایک کے طور پر ایکٹ کی دفعہ 68–ڈی (1) کے تحت ریاستی حکومت کے سامنے اسکیم پر اعتراضات دائر کیے۔ تاہم ریاستی حکومت نے اعتراضات پر غور کرنے اور درخواست گزار کو سننے کے بعد اس اسکیم کی منظوری دی، بشرطیکہ اس میں تھوڑی سی ترمیم کی جائے جس سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ منظوری 22 دسمبر 1959 کو دی گئی۔ اس منظور شدہ اسکیم کی پیروی میں ریاستی ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ – جو ہم سے پہلے دوسرا مدعا علیہ تھا – نے اجازت نامے کے لیے درخواستیں دیں لیکن اس سے پہلے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس طرح کے اجازت نامے جاری کر سکے، پیشگی درخواست دائر کی گئی تھی، جس میں درخواست کی گئی تھی کہ پہلی جگہ، اسکیم کو کالعدم قرار دینے کے لیے سرٹیریری کی رٹ اور کچھ ترتیب وار ہدایات، اور دوسری جگہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، ضلع حسن، جو ہمارے سامنے تیسرا مدعا علیہ ہے، کو "ممانعت" کی رٹ کے لیے "دوسرے مدعا علیہ کی طرف سے اجازت نامے کے لیے درخواستوں سے نمٹنے سے گریز کریں جب تک کہ وہ باضابطہ طور پر شائع نہ ہو جائیں اور درخواست گزار کو اس کا نوٹس نہ دیا جائے اور اسے ان کی تعمیل کے حوالے سے یا دوسری صورت میں دفعہ 68–ایف (1) کی شرائط کے ساتھ اپنی نمائندگی کرنے کی اجازت دی جائے۔ درخواست گزار کے معروف وکیل کی سماعت کے بعد، اس عدالت نے 21 مارچ 1961 کے اپنے حکم کے ذریعے درخواست گزار کو رٹ پٹیشن میں ترمیم کرنے کی اجازت دے دی تا کہ اسے صرف دوسری درخواست تک محدود رکھا جا سکے اور صرف اس سلسلے میں ایک قاعدہ جاری کرنے کی ہدایت کی۔ دوسری درخواست۔

لہذا اب ہمیں جس واحد سوال سے تشویش ہے وہ یہ ہے کہ کیا علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، ضلع حسن کو ریاستی ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ کی طرف سے اجازت نامے کے لیے کی گئی درخواستوں سے نمٹنے کے لیے کوئی رٹ جاری کرنی چاہیے" جب تک کہ وہ باضابطہ طور پر شائع نہ ہو جائیں اور اس کا نوٹس درخواست گزار کو نہ دیا جائے اور اسے اس پر اپنی نمائندگی کرنے کی اجازت نہ ہو۔"

اس درخواست کے حوالے سے درخواست گزار کا معاملہ یہ ہے کہ قانون کے تحت اسٹیٹ ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ کو اس وقت تک کوئی اجازت نامہ نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ اجازت نامے کی درخواستیں باضابطہ طور پر شائع نہ ہو جائیں اور ان درخواستوں کے درخواست گزار کو نوٹس نہ دے دیا جائے۔اس تجویز کی حمایت میں سیکھے ہوئے وکیل نے دو دلائل پیش کیے — سب سے پہلے، کہ ایکٹ کے باب IV میں دفعہ 57(3)، اس تاریخ کے نوٹس کے ساتھ اس طرح کی پیشگی اشاعت کا مطالبہ کرتی ہے جس سے پہلے درخواست کے سلسلے میں نمائندگیاں جمع کرائی جا سکتی ہیں اور باب IV-A کی دفعہ 68–B کے نتیجے میں باب IV کی دفعہ 57(3) کی مذکورہ بالا دفعات پر عمل کرنا ہوگا۔دوسری دلیل یہ ہے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی دفعہ 68–ایف کے تحت بنائے گئے اجازت نامے کی درخواستوں سے نمٹتے وقت نیم عدالتی صلاحیت میں کام کرتی ہے اور اس لیے درخواست گزار جو اجازت نامے کے اجراء سے متاثر ہوگا نوٹس کا حقدار ہے۔

دفعہ 68–بی جس پر انحصار کیا گیا ہے، دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی فراہم کرتا ہے کہ باب IV-A کی دفعات "باب IV میں موجود کسی بھی متضاد چیز کے باوجود" اثر انداز ہوں گی۔یہ باب IV-A کے تحت معاملات پر باب IV کی کسی بھی شق کے لاگو ہونے کے حوالے سے کچھ بھی مثبت نہیں کہتا ہے لیکن منفی طور پر یہ فراہم کرتا ہے کہ اگر باب IV-A میں ایکٹ کی کسی بھی شق کے حوالے سے کوئی سوال پیدا ہوتا ہے اور اسے اس بنیاد پر لاگو کرنے میں دشواری ہوتی ہے کہ اس کے اور باب IV کی کچھ دفعات کے درمیان تنازعہ ہے تو باب IV-A کی دفعات غالب ہوں گی۔مسٹر آئینگر نے دلیل دی ہے کہ اس شق میں یہ مضمر ہے کہ اگر ایسی کوئی مشکل نہیں ہے تو باب چہارم کی تمام دفعات باب چہارم–ا کے تحت زیر بحث معاملات پر لاگو ہوں گی۔ہماری رائے میں یہ دلیل غلط ہے۔دفعہ 68–بی کی تمام پیشگی رائے یہ ہے کہ باب IV میں کچھ دفعات ہیں جو باب IV-A کے تحت معاملات پر لاگو ہوسکتی ہیں۔اس مفروضے پر یہ کہنا آگے بڑھتا ہے کہ اگر کسی ایسے معاملے پر جس پر باب IV کی دفعات پہلی نظر میں لاگو ہوں گی تو باب IV-A میں بھی کوئی شق ہے جو لاگو ہوتی دکھائی دیتی ہے تو باب IV-A کی شق اس حد تک غالب ہوگی کہ باب IV کی متعلقہ شق سے اس کی مطابقت نہیں ہے۔اس بارے میں کہ باب IV میں کون سی دفعات لاگو ہوں گی یا نہیں، دفعہ 68–بی کچھ نہیں کہتی اور نہ ہی واضح طور پر یا مضمرات کے ذریعے کوئی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا باب چہارم میں کوئی خاص شق (باب چہارم کی کسی شق سے مطابقت نہیں رکھتی)–A) باب IV-A کے تحت کسی معاملے پر لاگو ہوگا یا نہیں، ہمیں زیر بحث معاملے کا

جائزہ لینا ہوگا اور پھر فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا یہ ایسی نوعیت کا ہے کہ آیا یہ باب IV کے اس خاص التزام کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

پھر دفعہ 68–ایف (1) کے تحت کس معاملے سے نمٹا جاتا ہے جس سے ہمارا موجودہ معاملے میں تعلق ہے؟ دفعہ 68–ایف (1) اس وقت عمل میں آتی ہے جب دفعہ 68–ڈی (2) کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے کسی اسکیم کو پہلے ہی منظوری دی جا چکی ہو۔ منظور شدہ اسکیم کو نافذ کرنے کے لیے اسٹیٹ ٹرانسپورٹ انڈر ٹیکنگ جس نے اسکیم کے تحت ٹرانسپورٹ سروس کو چلانا اور چلانا ہے، کے پاس علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی سے اجازت نامہ ہونا ضروری ہے۔ دفعہ 68–ایف (1) میں کہا گیا ہے کہ ریاستی ٹرانسپورٹ ادارے کو اجازت نامے کے لیے درخواست دینی ہوگی (1) منظور شدہ اسکیم کے مطابق اور (2) باب 4 میں بتائے گئے طریقے سے۔ ایک بار ایسا کرنے کے بعد، ذیلی دفعہ یہ کہنے کے لیے آگے بڑھتی ہے کہ "ایک علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی ریاستی ٹرانسپورٹ ادارے کو اس طرح کا اجازت نامہ جاری کرے گی"، اور یہ " باب IV میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود نہیں"۔ ہمیں یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ 57 (3) کی دفعات کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے جن سے دفعہ 68–ایف (1) نمٹتی ہے۔ دفعہ 57 (3) علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی پر کچھ فرائض عائد کرتی ہے جب وہ اجازت نامے کے لیے درخواست پر غور کرتی ہے۔ یہ شرائط ہیں (1) درخواست کو اتھارٹی کے دفتر میں معائنے کے لیے دستیاب کرانا، (2) درخواست یا اس کے مواد کو مقررہ طریقے سے اس تاریخ کے نوٹس کے ساتھ شائع کرنا جس سے پہلے اس کے سلسلے میں نمائندگیاں جمع کرائی جا سکتی ہیں اور جس تاریخ اور وقت اور جگہ پر درخواست اور موصول ہونے والی کسی بھی نمائندگی پر غور کیا جائے گا۔ دفعہ 68–ایف (1) کے تحت جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا گیا ہے علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے پاس اجازت نامے کی منظوری سے انکار کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے بشرطیکہ یہ منظور شدہ اسکیم کے مطابق اور باب IV میں مذکور طریقے سے بنایا گیا ہو۔ اس لیے اجازت نامے کے لیے ریاستی ٹرانسپورٹ ادارے سے درخواست موصول ہونے پر علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے لیے درخواست کی جانچ کرے کہ آیا یہ کسی منظور شدہ اسکیم کے مطابق ہے اور دوسرا یہ کہ آیا یہ باب IV میں بتائے گئے طریقے سے کیا گیا ہے۔ یہ ایک فرض ہے جسے علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو اپنے لیے انجام دینا ہوتا ہے اور اس راستے پر ٹرانسپورٹ سروسز کے لیے عوام یا موجودہ پرمٹ ہولڈرز سے مدد مانگنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ اس معاملے میں نہ تو عام عوام اور نہ ہی

اجازت نامہ رکھنے والے کا کوئی کردار ہے۔

باب IV کے تحت کی گئی درخواست کو معائنہ کے لیے دستیاب کرنے کے لیے دفعہ 57(3) کی دفعات، درخواست یا اس کے مواد کو اس تاریخ کے نوٹس کے ساتھ شائع کرنے کے لیے جس میں نمائندگیاں جمع کرائی جا سکتی ہیں اور تاریخ، وقت اور جگہ جس میں نمائندگی پر غور کیا جائے گا، علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو اس بات کے درست نتیجے پر پہنچنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہیں کہ درخواست منظور کی جائے یا نہیں۔ باب IV میں بتائے گئے طریقے سے نہ کی گئی درخواست پر علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی بالکل بھی غور نہیں کرے گی۔ لیکن محض یہ حقیقت کہ اسے مناسب طریقے سے بنایا گیا ہے، درخواست گزار کو اجازت نامے کا حقدار نہیں بنائے گی۔ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا فرض ہے کہ وہ تمام متعلقہ معاملات پر غور کرنے کا فیصلہ کرے کہ آیا درخواست کی اجازت دی جانی چاہیے یا نہیں۔ دوسرے آپریٹرز اور یہاں تک کہ عوام کو بھی قانونی حق حاصل ہے کہ وہ اتھارٹی کو قائل کرنے کے لیے نمائندگی کریں کہ وہ مقدمے کی خوبیوں کی بنیاد پر اجازت نامہ نہ دے۔ یہی وجہ ہے کہ دفعہ 57 کی ذیلی دفعہ 3 میں دفعات بنانے کی ضرورت تھی تاکہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو مناسب نتیجے پر پہنچنے میں ہر طرح کی مدد مل سکے۔ تاہم جب دفعہ 68-سی کے تحت تیار اور شائع کردہ اسکیم کی منظوری دی جاتی ہے اور اسکیم کے مطابق اور مناسب طریقے سے درخواست دی جاتی ہے جیسا کہ باب IV میں بیان کیا گیا ہے تو علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ذریعے مزید کچھ فیصلہ نہیں کیا جاتا ہے۔ اس طرح دفعہ 68-ایف (1) کے تحت زیر بحث معاملے کی نوعیت ایسی ہے جو دفعہ 57(3) کی کسی بھی شق کو راغب نہیں کرتی اور نہ ہی کر سکتی ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سری نواس ریڈی اور دیگر بمقابلہ ریاست میسور اور دیگر ((1960) 2 ایس سی آر 130) میں ایک سوال اٹھایا گیا تھا کہ آیا دفعہ 57(3) کا اطلاق دفعہ 68-ایف (1) کے تحت کی گئی درخواست پر ہوتا ہے یا نہیں۔ عدالت نے اس معاملے میں جانے کو غیر ضروری سمجھا کیونکہ اس معاملے کے حقائق پر یہ پایا گیا کہ درخواست باب IV میں فراہم کردہ انداز میں نہیں کی گئی تھی اور درحقیقت ایکٹ کی دفعہ 57(2) کی خلاف ورزی تھی اور اس لیے ایسی درخواست پر کوئی اجازت نامہ جاری نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دفعہ 57(2) کی شق جو دفعہ 68-ایف کے تحت درخواستوں پر لاگو ہوتی تھی وہ یہ ہے کہ اجازت نامے کے لیے درخواست اس تاریخ سے کم از کم چھ ہفتے پہلے کی جائے گی جس پر یہ مطلوب ہے کہ اجازت نامہ نافذ ہوگا یا اگر علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی ایسی تاریخوں پر ایسی

درخواستوں کی وصولی کے لیے تاریخیں مقرر کرتی ہے۔اس معاملے میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 57 (2) میں یہ شق حقیقت میں درخواست دینے کا ایک طریقہ ہے اور اس کے نتیجے میں اس کا اطلاق دفعہ 68–ایف (1) کے تحت کی گئی درخواستوں پر ہوتا ہے۔تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دفعہ 57(3) کی دفعات کا درخواست کو مسترد کرنے کے طریقے سے کوئی تعلق ہے۔دفعہ 68–ایف (1) کے تحت زیر بحث معاملے کی نوعیت ایسی ہے کہ دفعہ 57(3) کی دفعات پر توجہ نہیں دی جا سکتی۔

اگلی دلیل یہ ہے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی دفعہ 68–ایف (1) کے تحت اسٹیٹ ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ کی طرف سے کی گئی درخواست سے نمٹنے کے دوران ایک نیم عدالتی اتھارٹی کے طور پر کام کرتی ہے۔یہ کہا جاتا ہے کہ دفعہ 68–ایف (2) کے تحت علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کسی دوسرے اجازت نامے کی تجدید کے لیے درخواست پر غور کرنے سے انکار کر سکتی ہے یا موجودہ اجازت نامے کو منسوخ کر سکتی ہے یا کچھ معاملات میں موجودہ اجازت نامے کی شرائط میں ترمیم کر سکتی ہے، اس مقصد کے لیے کہ منظور شدہ اسکیم کو اثر انداز کیا جائے جب دفعہ 68–ایف (1) کے تحت درخواست پر کارروائی کی جائے تو موجودہ اجازت نامے کے حاملین اور ریاستی ٹرانسپورٹ ادارے کے درمیان معاہدہ ہوتا ہے۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ دفعہ 68–ایف (2) کے تحت کیا کارروائی کرنی ہے اس کا فیصلہ کرتے وقت اتھارٹی منظور شدہ اسکیم کی شرائط وضوابط سے جڑی ہوئی ہے اور اس کا فرض صرف وہی کرنا ہے جو اسکیم کی دفعات کو نافذ کرنے کے لیے ضروری ہے۔اجازت نامے کی تجدید یا اجازت نامے کی منسوخی یا موجودہ اجازت نامے کی شرائط میں ترمیم کے لیے درخواستوں پر غور کرنے سے انکار واقعی اسکیم سے آتا ہے۔اس لیے ڈیوٹی محض میکانکی ہے اور یہ کہنا غلط ہوگا کہ ان معاملات میں موجودہ آپریٹرز اور اسٹیٹ ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ کے درمیان کوئی معاہدہ ہے جس کا فیصلہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو کرنا ہے۔اس لیے یہ کہنے کا کوئی جواز نہیں ہے کہ دفعہ 68–ایف (2) کے تحت کارروائی کرتے وقت علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نیم عدالتی کام کر رہی ہے۔اس کے ایک حصے کی طرف اشارہ کیا جانا چاہیے کہ دفعہ 68–ایف (2) کے تحت کارروائی واقعی دفعہ 68–ایف (1) کے تحت اجازت نامے کے اجرا سے آزاد ہے۔اسکیم کی منظوری کے بعد، دفعہ 68–ایف (1) کے تحت کارروائی اسی اسکیم سے ہوتی ہے اور اسی وقت دفعہ 68–ایف (2) کے تحت کارروائی اسی اسکیم سے ہوتی ہے۔یہ دلیل کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو دفعہ 68–ایف (1) کے تحت اجازت نامے کے لیے درخواستوں سے نمٹنے میں نیم عدالتی کام

انجام دینا چاہیے کیونکہ دفعہ 68-ایف (2) کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے، اس لیے ناکام ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد یہ کہا گیا کہ جب علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی اجازت نامہ جاری کرتی ہے تو وہ ایکٹ کی دفعہ 48(3) کے تحت اجازت نامے کی شرائط کو منسلک کر سکتی ہے۔ دفعہ 48(3) علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو اختیار دیتا ہے اگر وہ اسٹیج کیریج کا اجازت نامہ دینے کا فیصلہ کرتی ہے، تو وہ ذیلی دفعہ میں بیان کردہ کسی بھی شرط کو اجازت نامے سے منسلک کر سکتی ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ دفعہ 68-ایف (1) اجازت نامے کی "گرانٹ" کی بات نہیں کرتی بلکہ یہ فراہم کرتی ہے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی اجازت نامہ "جاری" کرے گی۔ کسی بھی صورت میں، اگر علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اس طرح کے اجازت نامے کے ساتھ کون سی شرائط منسلک کرنی ہیں، تو یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ اس کے بعد وہ نیم عدالتی کام کر رہی ہے۔ کیونکہ اس معاملے کا فیصلہ کرنے میں علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو عوام کے مفادات کا خیال رکھنا ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ سے ایک طرف ریاستی ٹرانسپورٹ ادارے اور دوسری طرف عوام کے درمیان کسی قسم کے فرق کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

ہماری رائے میں، علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی دفعہ 68-ایف (1) کے تحت اسٹیٹ ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ کے اطلاق سے نمٹنے کے دوران مکمل طور پر وزارتی صلاحیت میں کام کرتی ہے۔ یہ حقیقت کہ دیگر مواقع پر اور دیگر معاملات میں علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو نیم عدالتی کام انجام دینے ہوتے ہیں، دفعہ 68-ایف (1) کے تحت اپنے کام کو نیم عدالتی کام نہیں بنا سکتی۔

لہٰذا ہمارا نتیجہ یہ ہے کہ درخواست گزار کی یہ دلیل کہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ کو اس وقت تک کوئی اجازت نامہ نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ اجازت نامے کے لیے درخواستیں باضابطہ طور پر شائع نہ ہو جائیں اور ان درخواستوں کے درخواست گزار کو نوٹس نہیں دیے گئے ہوں۔ نتیجتاً، درخواست گزار کسی راحت کا حقدار نہیں ہے۔

درخواست کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document